یاجوج ماجوج: جدید تعبیرات اور معاصر اقوام پر اطلاق وانطباق: ایک تجزیاتی مطالعہ

Gog and Magog Interpretations by Modern Scholars and its Application on Contemporary Nations: An Analytical Study

حافظ زاہد لطیف *

Abstract

According to the Islamic point of view Gog and Magog (Ya'jūj Ma'jūj), are two such supernatural and aggressive powers that will reveal from some unknown place. According to Islamic sources the two disbelieving powers (tribes) are the children of Yāfith son of Noah. Humanity will affect badly at their severely harmful activities on the earth. In the beginning they were free into some unknown place. The famous king Dhulqarnayn imprisoned them behind an unknown thick wall in human history. There are many conjectures regarding the wall, and it is sometimes considered in any Norwegian country because of too long duration of sunrise in these countries. Their population will be 10 times more than the World's populations. They will be so much trouble creating nation from the race of Noah (A.S) even Isa (Christ) will take refuge on the mountain of Toor and Muslims will pray Allah to get rid of them. Today some modern Islamic researchers have been claiming that they are in fact, Chines or Russians as we find their resemblance in prophet's traditions. In this article, an attempt has been made to unveil the disputed matter that either they exist in current age in form of living peoples or some hidden which will be revealed before the end of time. The purpose of this research is to revisit different speculations about Gog and Magog as we find them also into the Bible. Many Muslims research took effect from Bible's concept ignoring the traditions of the prophet and find out many different solutions which, according to me are to be seen into the true and clear facts by Quran and Sunnah.

Keywords: Gog and Magog and Islamic Teachings, Gog, Magog and Contemporary Opinion. Gog Magog and the Bible.

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور hzlatif@gmail.com

تعارف

اقوام وملل کی آزمائش وامتحان اللہ رب العزت کی سنت رہی ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔آخری امت بہت بڑی بڑی آزمائشوں میں مبتلا کی جائے گی اس لئے کہ اس امت کا درجہ ورتبہ بھی اتنا ہی عظیم ہے۔وقوعِ قیامت سے قبل آفات وفتن اس امت پر تسلسل سے ٹوٹ کر گریں گی۔ان بڑی بڑی آزمائشوں سے تمام انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں مثلاً فتنہ دجال سے بڑا فتنہ اس امت کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا مگر اس آفت عظمیٰ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نپٹ لیں گے اس کے خاتمہ کے بعد اس سے بھی بڑھ کر ایک اور آفت واقع ہو گی جس کا مقابلہ کرنے کی تاب پیغمبر خدا بھی نہ رکھتے ہوں گے اور انجام کار اذن الٰہی سے مسلمان اس مصیبت سے نجات حاصل کریں گے یہ فتنہ یاجوج ماجوج کا ہو گا۔زیر نظر آرٹیکل میں اس کے احوال پیش ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ خروج دجال وظہور مہدی کی مانند خروج یاجوج وماجوج بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے جسکی تصریحات ہمیں قرآن وحدیث اور بائبل میں ملتی ہے۔یاجوج ماجوج کون تھے اور اب کہاں ہیں۔دو اقوام ہیں دو افراد یا پھر تمثیلاً بیان کیے گئے کسی فتنے یا واقعہ کا نام ہے۔ان سوالات کے جوابات تحقیقی طور پر دینا نہایت دشوار گذار ہیں۔صحیح ترین جوابات کا ماخذ اور فکر صحیح کے عکاس قرآن وسنت سے صرف وہی نصوص ہیں جو لاریب ہیں اور کسی شک وشبہ سے بالا تر ہیں، نصوص شرعیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اولاد آدم اور نسل انسانی ہی سے ہیں اور ایک ایسی قوم ہیں جس کو ذوالقرنین بادشاہ (535 قبل مسیح) نے اپنے مشرقی جانب سفر کرتے ہوئے دور کسی مقام پر پایا اور دو پہاڑوں کے درمیان سے ان کے آنے جانے کے راستے کو مضبوط دیوار سے کہ جس میں تانبا ولوہا تھا مقامی لوگوں کی درخواست پر بند کر دیا۔

یاجوج ماجوج بے پناہ طاقت وقوت مگر انتہائی خطرناک اور فتنہ فساد کی حامل قوم ہے جو مشیت ایزدی سے سد ذوالقرنین کو توڑ کر خروج کریگی اور انکی تباہ کن آمد خوفناک سیلاب کی مانند ہر چیز کو بہالے جائے گی، کھیت وکھلیان کی بربادی، ہر ذی روح سے دشمنی ان کا خاص وصف ہو گا سمندروں کا تمام پانی تک پی جائیں گے، انکی آمد سے قبل حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو چکا ہو گا۔خوفناک ہلاکت وبربادی کے باعث لوگ قلعہ بند ہو کر حضرت عیسیٰؑ سے ان کے فتنے سے بچاؤ کی درخواست کریں گے، ان کے مقابلے کی سکت خود حضرت عیسیٰؑ بھی نہ رکھتے ہوں گے، اس لیے آپؑ تمام اہل ایمان کو لے کر کوہ طور پر چلے جائیں گے اور ان کی ہلاکت کی اللہ سے دعا کریں گے۔ بالآخر بحکم الٰہی ایک عجیب بیماری ان کی گردنوں میں کیڑوں کی شکل میں ظاہر ہو گی جس سے یہ تمام قوم آن واحد میں لقمہ اجل بن جائے گی۔ یاجوج ماجوج کے متعلق یہ تفصیل نصوص صحیحہ سے ثابت ہیں۔ حوالہ کے لئے جامع

الترمذی،[1]مسند احمد،[2]مسند ابی یعلی[3]اور صحیح ابن حبان[4]کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ جغرافیہ دان جو آج کرۂ ارضی کے ہر کونے تک رسائی کے دعوے دار ہیں مگر یہ حقیقت آج عیاں ہے کہ اتنی بڑی قوم ان کی نظروں سے اوجھل ہے۔

آج بہت سے لوگ اپنے علم و عقل کی بنیاد پر کئی تاویلات کا سہارا لیتے ہوئے خروجِ یاجوج ماجوج کا انکار کیے بیٹھے ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو معاصر اقوام مثلاً چین، جاپان، روس کو یاجوج ماجوج قرار دے رہے ہیں اور کئی اس سے مراد تاتاری، منگول، یورپی وامریکی لے رہے ہیں۔ اسی طرح دیوار یاجوج ماجوج کو بعض دیوار برلن اور دیوار چین یا دیوار قفقاز مراد لیتے ہیں۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی چیز یا واقعہ کی استنادی حیثیت کا تعین قرآن و حدیث کی نصوصِ ثابتہ سے کرنا ضروری ہے مگر آج کئی اصحاب فکر و دانش عقل و قیاس کو بنیاد بنا کر ذاتی اور من مانی تاویلات کر رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اقوام میں یاجوج ماجوج کی سی کیفیت احادیث میں بیان کردہ حقائق سے مماثل نظر آتی ہیں مگر جزئی مماثلت کی بنیاد پر اور شرع کے بعض نصوص سے صرفِ نظر کرتے ہوئے کوئی بھی حکم لگانا غلط اور خواہشِ نفسانی کا اظہار ہی ہوگا۔ اس مقالے میں اولاً تو احادیث و قرآن کے واضح نصوص بیان کیے جائیں گے اور پھر سلف و خلف کی تعبیرات کے پیش کردہ دلائل کا مناقشہ و محاکمہ کیا جائے گا اور یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین کا صحیح اطلاق اور اسکی تعیین کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مفاہیم و معانی

صاحب المنجد لوئیس معلوف یوں رقمطراز ہیں: "اج ۔اجیج۔اضطرم وتلهب فهو اجاج واجوج۔ اجوجا الماء صار اجاجا ای ملحا مرا ۔اجج النار ای ألهبهاعلی العدو۔والاجیج ۔الصوت الحاصل من اختلاط الکلام وخفیف الشی۔"

ترجمہ: یعنی اج، اجیجا باب نصر سے بمعنی آگ کا بھڑکنا، شعلہ مارنا اسی طرح الاجاج بمعنی بہت کھارا و کڑوا پانی۔ اجه گرمی کی شدت اور تیزی اسی طرح اجج علی العدو۔ اس نے دشمن پر حملہ کیا۔ اجاج والاجیج۔ شور اور چلنے کی آہٹ۔[5]

---

[1] محمد بن عیسیٰ الترمذی، السنن، ابواب التفسیر، سورت الکھف (الریاض: دار السلام، 2000)، حدیث نمبر: 2240۔

[2] أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل، المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضي اللہ تعالی عنہ (القاھرۃ: دار الحدیث، 1995)، حدیث نمبر: 3557۔

[3] أبو یعلی أحمد بن علي، المسند، من مسند أبي سعید الخدري (دمشق: المأمون للتراث، 1984)، حدیث نمبر: 1351۔

[4] محمد بن حبان بن أحمد بن حبان، صحیح ابن حبان، ابواب التفسیر، سورت الکھف (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1988)، حدیث نمبر: 6828۔

[5] لوئیس معلوف، المنجد فی اللغۃ (بیروت: لبنان، 1998ء)، 49۔

لفظِ یاجوج ماجوج کے منبع ومصدر کے حوالے سے مولانا حفیظ الرحمن سیوہاروی نے قصص القرآن میں یاجوج ماجوج کی ذیل میں لکھاہے کہ "چین کے دو بڑے قبائل کو موگ اور یوچی کہا جاتا رہا ہے۔ چھ سو برس قبل مسیح میں یونان میں اسے میگ اور میگاگ کہا جاتا رہا ہے اور عربی میں یہی لفظ ماجوج بنا عبرانی میں جوج اور یاجوج کہلایا جبکہ بائبل میں اسے Gog and Magog سے موسوم کیا گیا ہے۔"[6] لفظِ یاجوج کی تشریح کرتے ہوئے سٹیفن ای جونز لکھتے ہیں:

"Gog literally means "great" or "lifted up". it is spelled gimel-vav-gimel. The gimel is the third letter of the Hebrew alphabet. ---------So, literally gog means pride and (more) pride".[7]

جونز کی لفظ Gog (یاجوج ماجوج) پر وضاحت کا ملخص یہ ہے کہ Gog کا لفظی معنیٰ عظمت وبلندی کے ہیں جو عبرانی کے حروف تہجی کے تیسرے الفابیٹ Gimel سے ماخوذ ہے اور جیمل (Gimel) کا لغوی معنی اونٹ کے ہیں۔ اونٹ کی جسمانی بلندی اصل میں تمثیلاً یاجوج کی شکل میں بیان کیا گئی ہے لہٰذا Gimel-vov-gimel گویا اس بلندی در بلندی کا ذکر حقیقت میں شاندار عظمت ورفعت کا اظہار ہے۔ مزید آگے چل کر سٹیفن جونز ہی لکھتے ہیں:

> تمام اقوام اپنی عظمت رفتہ کا احساس تو بہر حال رکھتی ہیں مگر یاجوج ماجوج کے خروج کی پیشگوئی میں اسکو دو مرتبہ گوگ ماگوگ بیان کرنا کسی قوم کی عظمت وشان شوکت کے اظہار پر مبالغہ ہو سکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ کتاب پیدائش میں ماگوگ کو نوح کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر حزقیال میں ماگوگ کو بطور ایک سرزمین کے ذکر کیا گیا ہے جو لا محالہ ماگوگ نامی شخص اور پھر اس نام سے وجود میں آنے والی سرزمین کی عظمت ورفعت پر دال ہے۔[8]

قرآن میں ذکر یاجوج وماجوج

قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کا تفصیلی ذکر اور ذوالقرنین کی جانب سے دیوار کی تعمیر کی وجہ اور تاریخ پر سب سے مفصل روشنی سورۃ الکہف میں ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا-حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا- قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا - قَالَ مَا مَكَّنِّي

---

[6] حفظ الرحمٰن سیوہاروی، **قصص القرآن** (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2007ء)، 3:198۔

[7] Jones. E. Stephen, "God's Kingdom Ministries," http://www.gods-kingdom-ministries.org/birthright/chapter15/chapter15.htm, accessed on April 11, 2007.

[8] Ibid.

فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا -آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا - فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا-قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا۔[9]

وہ ذوالقرنین بادشاہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں (پہاڑوں) کے درمیان پہنچا جن کے پیچھے اس نے ایک ایسی قوم کو پایا جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی انھوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں بڑے بھاری فسادی ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں (بشر طیکہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادیں۔اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے رب نے جو رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت وطاقت سے میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیتا ہوں، تم لوہے کی چادریں لادو، یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ حتیٰ کہ جب لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا تو کہا کہ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ جو اس پر ڈال دوں، پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے، کہ یہ سب میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے زمین بوس کر دے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور برحق ہے۔اس دن ہم انہیں آپس میں گڈ مڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔

اسی طرح ان کے دوبارہ ظہور کی خبر سورۃ الانبیاء میں بھی دی گئی ہے۔ارشاد ہے:"حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ - وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ"[10]یعنی "یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا"۔

یاجوج ماجوج اصلاً کون ہیں؟

یاجوج ماجوج فی الحقیقت کون ہیں، انکا شجرہ نسب کیا ہے؟ مذکورہ بالا قرآن کا ظاہری سیاق یہ بتاتا ہے کہ دو افراد کی جنگی سربراہی میں ایک بڑا لشکر موجود ہوگا۔ان کی اصل حقیقت کے حوالے سے چند احادیث ملتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔احادیث ملاحظہ ہوں: "عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیﷺقال ان یَاجُوجَ وَمَاجُوْجَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ وَلَوْاُرْسِلُوالَاَفْسَدُوْا عَلی الناسِ معایشھم لا یَمُوتُ مِنْھُمْ رَجُلٌ اِلاَّتَرَکَ مِنْ زُرِیَّتِہِ اَلْفاً فَصَاعِدًا وَاِنَّ مِنْ وَرَائِہِمْ ثَلاَثَ اُمَمٍ

---

[9] القرآن92:18

[10] القرآن21:97

تَاوِیْلٍ وَتَارِیْسٍ اَومَنْسَک "[11]یعنی یاجوج ماجوج بنی آدم سے ہیں اور اگر انہیں چھوڑا تو یہ لوگوں کی معیشت تباہ و برباد کردیں گے اور ان میں سے کوئی آدمی اس وقت نہیں مرتا جب تک اپنی ایک ہزار یا اس ے زیادہ اولاد نہ دیکھ لے اور ان کے ساتھ تین اور اقوام بھی ہیں تاویل، تاریس اور منسک۔ یہ حدیث اگرچہ حافظ ابن کثیر کے نزدیک ضعیف ہے وہ لکھتے ہیں: " ھذا حدیث غریب بل منکر ضعیف " یعنی یہ حدیث غریب بلکہ ضعیف بھی ہے۔[12]

اسی طرح بعض علما یاجوج ماجوج کو تو اصلاً حضرت آدم کی اولاد قرار دیتے ہیں مگر حوا سے نہیں۔ اس ضمن میں وہ کعب الاحبار کا ایک قول بیان کرتے ہیں جن کو حافظ ابن کثیر نے انتہائی غریب اور عقلاً و نقلاً نا قابل قبول کہا ہے۔ یہ قول ملاحظہ ہو: "عَنْ کَعْبِ الاَحْبَارِ قَالَ اِحْتَلَمَ آدَمُ فَاخْتَلَطَ مَاؤُہُ بِالتُّرَابِ فَاَسَفَ وَخُلِقُوْا مِنْ ذٰلِکَ المَاءِفَھُمْ مُتَّصِلُونَ بنِاَ مِن جِھَۃِ الاَبِ لاَمِنْ جِھَۃِ الاُمِّ "[13]یعنی کعب الاحبار فرماتے ہیں کہ حضرت آدم کو احتلام ہوا اور انکا مادہ منویہ مٹی میں مل گیا اسپر انہیں افسوس ہوا اس مادہ سے یاجوج ماجوج پیدا ہوئے لہٰذا باپ کی طرف سے ہم (انسانوں) سے اور ماں کی طرف سے نہیں۔ ابن کثیر اس قول پر شدید تنقید کرتے لکھتے ہیں: "وَھٰذا قَولٌ غَرِیْبٌ جِدًّا ثُمَّ لاَ دَلِیْلٌ عَلَیہِ لاَ مِنْ عَقْلٍ وَلاَمِنْ نَقْلٍ وَلاَ یَجُوزُ اِعْتِمَادُھَاھنَا عَلٰی مَا یَحکِیہِ بَعْضُ اَھلِ الْکِتَابِ۔ "[14]یعنی انتہائی غریب قول ہے نیز اس کے متعلق عقلاً و نقلاً بھی کوئی دلیل نہیں اور اس ضمن میں اہل کتاب کی بیان کردہ روایات نا قابل اعتماد ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس قول کا محاکمہ یوں کیا ہے: "لَمْ نَرھٰذا عَنْ اَحَدِ السَلَفِ اِلاَّعَنْ کَعْبِ الاَحْبَارِ وَ یَرُدُّھُاالحَدِیْثِ المَرْفُوعِ اِنَّھُمْ مِنْ ذُرِّیَّۃِ نُوحٍ وَنُوح ٍمِنْ ذُرِّیَّتِہِ حَوَّاقَطْعاً۔ "[15]یعنی سلف میں سے ہم نے کعب الاحبار کے سوا کسی سے یہ نہیں پایا اور ایک مرفوع حدیث بھی اس بات کی تردید کرتی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ (یاجوج ماجوج) نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح تو حوا کی اولاد تھے۔ مذکورہ بالا قول سے یہ بات عیاں ہوئی کہ یاجوج ماجوج آدم کی اولاد اور نوح علیہ السلام کی نسل سے تعلق رکھنے والی بشری مخلوق ہی ہیں۔

---

[11] محمد بن عبداللہ ابی کم نیساپوری، **المستدرک علی الصحیحین** (بیروت: دار الفکر، 1398ھ)، 4:499۔ امام حاکم نے شیخین کی سند پر اسے صحیح کہا ہے۔

[12] ابوالفدا اعماد الدین ابن کثیر، **النہایہ فی الفتن والملاحم** (قاہرہ: دار التقوی للنشر والتوزیع، 2002ء)، 110۔

[13] ایضا، 109۔

[14] ایضا۔

[15] حافظ احمد ابن حجر عسقلانی، **فتح الباری** (مصر: مطبعہ السعادن، 1328ء)، 91:12۔

یاجوج ماجوج کی شکل وشباہت اور مکمل صفات

یاجوج ماجوج کی کیفیت اور ہیئت کیا ہے، یہ کن صفات سے متصف مخلوق ہے انکی تعداد کتنی ہے اور اس وقت کہاں ہیں، ان کی مصروفیات کیا ہیں؟ اس تمام بحث کو ذیل میں قلمبند کیا گیا ہے:

مجمع الزوائد میں ملنے والی حدیث میں جس کو ام حبیبہؓ نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کی کیفیت یوں بیان فرمائی ہے: "عِرَاضُ الوُجُوہِ صِغَارُ العُیُونِ شَھبُ الشِّعَافِ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُونَ کَاَنَّ وُجُوھھمْ المَجَّان الْمُطْرَقَة "[16] یعنی جن کے چہرے چوڑے آنکھیں چھوٹی اور سر کے بال مائل بہ سرخی ہوں گے ہر ٹیلے سے چڑھتے دوڑتے آئیں گے گویا ان کے چہرے تہہ بہ تہہ (کوئی) ڈھال کی طرح چپٹے ہوں گے۔

یاجوج ماجوج کی بعض ظاہری صفات کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے بھی کیا ہے مگر وہ سب ضعیف ہیں ان صفات میں یاجوج ماجوج کو تین اقسام کا بتایا گیا ہے جن میں ایک قسم لمبے قد کاٹھ کے لوگوں کی جو صنوبر کے درخت کی مانند ہوں گے۔ دوسری قسم چارہاتھ مربع معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک ایسی کیفیت وقسم کے ہوں گے جو اپنے کانوں کو اپنے نیچے بچھا کر اور دوسرے کان کو اوپر اوڑھ کر سو جائیں گے نیز اس قسم کے متعلق یہ بھی ملتا ہے کہ انکا طول ایک یا دو بالشت ہوگا اور ان میں سب سے لمبا تین بالشت تک کا ہوگا[17] مگر حافظ ابن کثیر نے ایسی باتوں کو خواہ مخواہ کا تکلف اور بلا سند قرار دے کر رد کر دیا ہے وہ النہایہ میں یوں رقمطراز ہیں: "فَقَدْ تَکَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ مَالَا دَلَیْلَ عَلَیهِ وَقَدْ وَرَدَفِی حَدِیْثٍ اَنَّ اَحَدَھُمْ لَایَمُوتُ حَتّٰی یَرَی مِنْ نَسْلِهِ اَلْفَ اِنْسَانٍ "[18] یعنی ''جس نے بغیر علم کے ہی ایسی بات کہہ ڈالی اس نے خواہ مخواہ تکلف کیا اور ایسی بات کہی جس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ وارد ہوا ہے کہ ان کا ہر شخص اپنی نسل کے ایک ہزار انسان دیکھے بغیر نہیں مرے گا۔،،

اور پھر صحیح روایات میں تو ان کے انتہائی طاقتور ہونے کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جن کے مقابلے کی سکت خود حضرت عیسیٰؑ کو بھی نہ ہوگی اور یہ تو ان کی بددعا سے مریں گے لہذا اتنی مضبوط قوم کا ایک یا دو بالشت ہونا عقلاً بعید از قیاس ہے۔ یاجوج ماجوج کس قدر شر اور فساد مچائیں گے، ان کی طاقت اور قوت اتنی ہوگی کہ آن واحد میں انسانی بستیوں کو پیوند خاک کر ڈالیں گے

---

16 نورالدین ابوبکر لہیثمی، **مجمع الزوائد** کتاب الفتن، باب ماجاء فی یاجوج وماجوج (بیروت،: دار الکتب العلمیہ، 2001)، حدیث نمبر: 12570، 7: 481۔ (اسکی ہم معنیٰ کئی احادیث بخاری ومسلم میں موجود ہیں)۔

17 عسقلانی، **فتح الباری**، 13:107۔

18 ابن کثیر، **النہایہ فی الفتن والملاحم**، 110۔

اور وہ آج کل سدِ ذوالقرنین میں مسلسل سوراخ کرنے اور کس طرح اسے منہدم کرنے کے عمل میں مشغول و مصروف ہیں اس ضمن میں چند احادیث صحیح کا متن ملاحظہ فرمائیں:

"عَنْ اَبِی هرَیْرَة رَضِیَ اللهُ عَنهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺقال۔: فَیَحْفِرُوْنَهُ وَیَخْرُجُونَ علی الناس فَیَنْشِفُونَ المِیَاهَ وَیَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِی حُصُونِہِمْ فَیَرمُونَ بَسِهامِهِمْ اِلَی السَّمَاءِفَتَرْجِعُ وَعَلَیْهَا کَهَیْئَةِ الَّدمِ فَیَقُولُونَ قَهرنَا اَهلَ الاَرْضِ وَعَلَونَا اَهلَ السَّمّاءِ"[19]

"حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ دیوار توڑ کر لوگوں پر نکل آئیں گے سارا پانی پی جائیں گے لوگ قلع بند ہو جائیں گے تو وہ (یاجوج ماجوج) اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ خون لگا کر نیچے پھینکیں گے تو وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے جس طرح ہم اہل زمین پر غالب ہیں"۔[20]

"عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔۔۔وَیَبْعَثُ اللهُ یَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ۔"

حضرت نواس بن سمعان سے مروی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دیں گے اور وہ ہر ٹیلے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے ان کے اگلے افراد بحیرہ طبریہ سے گذریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کے آخری افراد وہاں سے گذریں گے تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا؟ اور حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ بیل کا سر تمہارے موجود سو دیناروں سے زیادہ قیمتی ہوں گے۔[21]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے اور ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے آئیں گے وہ ان لوگوں کے شہروں کو روند ڈالیں گے۔ ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیں گے، جس پانی سے گذریں گے اسے پی جائیں گے۔ پھر لوگ میرے پاس (عیسیٰ) شکایت لے کر آئیں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یاجوج ماجوج کے لیے بددعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر ڈالیں گے[22] احادیث میں سدِ ذوالقرنین میں سوراخ ہونے کا بھی تذکرہ

[19] محمد بن عیسیٰ الترمذی، الجامع الترمذی ابواب التفسیر، سورۃ الکھف، (بیروت۔ دار احیاء التراث العربی) حدیث نمبر: 2937۔

[20] ایضاً۔

[21] مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (الریاض: دار السلام، 2000ء)، حدیث نمبر: 7373، 1186۔

[22] ایضاً۔ حدیث نمبر: 7374، 1186۔

ہے۔ حدیث میں ہے: "عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ رَدْمِ ياجوج وماجوج مثل هٰذَا قَالَ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيهِ بِالْاَبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا"[23] یعنی حضرت زینب بن جحشؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے لیے اس شر سے تباہی ہے جو قریب آچکا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے آپ نے اپنے انگوٹھے اور انگشت شہادت ملا کر اشارہ کیا۔ یاجوج ماجوج تعداد میں بھی کثیر ہوں گے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدمؑ عرض کریں گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔ حضرت آدمؑ عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں نو سو ننانوے۔ اس (کی ہولناکی اور وحشت) سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرادے گی اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہو گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمھیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہو گا اور ایک ہزار دوزخی یاجوج وماجوج کی قوم میں سے ہوں گے پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک چوتھائی ہوں گے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کے آدھے ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوں گے جتنے کسی سفید بیل پر ایک سیاہ بال یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔[24]

بالآخر اس ہلاکت خیز طوفان سے نجات جناب عیسیٰؑ کی دعا سے ملے گی حدیث یوں ہے:

> حضرت نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں آن واحد میں ایک نفس کی موت کی طرح ہلاک کر دیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے مگر زمین میں ہر جگہ ان کی سرانڈ

---

[23] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الفتن، باب یاجوج وماج (الریاض: دار السلام، 2000)، حدیث نمبر: 7135، 594۔

[24] ایضاً، کتاب احادیث الانبیا، باب قصۃ یاجوج وماجوج، حدیث 3381، 271۔

اور بد بو پھیلی ہو گی پھر حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردن برابر (چڑیوں جیسے) پرندے بھیجیں گے جو انہیں وہاں لے جا پھینکیں گے جہاں اللہ کا حکم ہو گا پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور خیمے والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح صاف پاک کر دیں گے جس طرح کوئی حوض یا باغ (یا خوبصورت عورت) ہو پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل اگا، برکتیں نکال، اس دن ایک انار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گابھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لیے کافی ہو گا، حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفالت کرے گا اور بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہو گا، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گذرے گی اور ہر مومن و مسلم کو فوت کر دے گی پھر صرف بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح باہم جھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہیں پر قیامت قائم ہو گی۔[25]

دور نبوی ﷺ میں یاجوج ماجوج کی دیوار کو ایک صحابی سے دیکھنا ملتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری حدیث مذکور ہے: "حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے وہ دیوار دیکھی ہے جو یاجوج ماجوج کے درمیان بنائی گئی ہے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو نے کس حالت میں اسے دیکھا ہے۔ اس نے کہا دھاری دار چادر کی طرح کہ جس کی ایک دھاری سرخ اور دوسری سیاہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تو نے اسے دیکھا ہے۔"[26] لیکن اس حدیث سے یہ قیاس کیا جانا بھی ممکن ہے کہ اس صحابی نے حالت نیند میں اس کا مشاہدہ کیا ہو کیونکہ اگر ظاہر اً رویت ہوتی تو صحابہ اسکا مقام ضرور ذکر کرتے مگر علامہ آلوسی روح المعانی میں اسکو ظاہر پر ہی محمول کرتے ہوئے رویت حقیقی کو ہی راجح قرار دینے کی طرف مائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: "وَالظَّاهِرُاَنَّ الرُّوْيَةَ بَصَرِيَةٌ لاَمَنَامِيَّه وهوَاَمْر غَرِيْب اِن صَحَّ الخَبَرُ "۔[27] یعنی حدیث کا ظاہر بتاتا ہے کہ یہ رویت خواب میں نہیں بلکہ حقیقی تھی اگر ایسا ثابت ہو تو یہ حیران کن امر ہو گا۔

علماء سلف و خلف میں یاجوج ماجوج کے حوالے سے کئی تعبیرات پیش کی گئی ہیں۔ بعض نے یاجوج ماجوج سے مراد عصرِ حاضر میں موجود کئی مختلف اقوام سے جزوی مشابہت پا کر انھیں یاجوج ماجوج قرار دے دیا اور بعض نے تاتار و منگول کو بعض نے صرف تعداد کو مد نظر رکھ کر کسی مخصوص قوم پر اس کا اطلاق کر دیا بعض نے فقط ظاہری شباہت پر اسکو محمول کر کے حکم لگا

---

[25] القشیری، **الجامع الصحیح**، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، حدیث نمبر: 2937، 1186۔

[26] بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب احادیث الانبیاء، باب قصہ یاجوج وماجوج، حدیث نمبر: 3381، 271۔

[27] سید محمود آفندی آلوسی، **روح المعانی** (بیروت: دار احیاالتراث العربی، 1984ء)، 16:42۔

دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جب تک نصوصِ شرعیہ میں مذکورہ تمام علامات من کل الوجوہ مشترک نہ ہوں ظن و تخمین سے بچنا چاہیے ذیل میں مذکورہ تعبیرات کا جائزہ اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے:

1. پہلی تعبیر یہ ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد روسی، یورپی اور امریکی اقوام ہیں۔
2. دوسری تعبیر یہ ہے کہ منگول، تاتار جو ایک وحشیانہ سیلاب کی مانند بڑی تعداد میں دنیا میں چھا گئے اور یہ قتل و غارت اور فساد و بربادی میں اپنی مثال آپ تھے ان کی شکلیں بھی احادیث میں بیان کردہ خاکہ کے بہت مماثل ہیں لہذا یہی یاجوج ماجوج ہیں اور پھر یہ بھی کہ شمال مشرقی ایشیاء میں دیوار چین، دیوار قفقاز اور دیوار ترمذ موجود ہیں ان میں سے کسی پر سدِ ذوالقرنین کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔
3. تیسری تعبیر یوں ہے کہ یاجوج ماجوج اصل میں ترک اقوام ہیں کیونکہ ان کی مشابہت و شکل حدیث میں بیان کردہ آثار کے موافق ہے۔
4. چوتھی تعبیر یہ ہے کہ چینی اقوام میں یاجوج ماجوج اور ان کے گردا گرد مضبوط و بڑی دیوار دیوار چین ہے اور پھر یہ کہ یہ درندوں اور جانوروں کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔
5. پانچویں ممکنہ شکل یہ ہے دیوار برلن ہی سد ذوالقرنین ہے اور اہل یورپ ہی یاجوج ماجوج ہیں۔
6. چھٹی ممکنہ صورت یہ ہو سکتی ہے کہ شمال مشرقی ایشیا کے وحشی قبائل ہی یاجوج ماجوج ہیں گو کہ فی الحال حدیث میں بیان کردہ تمام علامات ان پر صادق آتیں قریب قریب وہ تمام اوصاف ان میں پیدا ہوں گے اور یہ ہر طرف خروج کریں گے۔

درج بالا تعبیرات اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ احادیث صحیحہ میں موجود یاجوج ماجوج کی صفات اور احوال کی مشابہت کسی بھی قوم میں نہیں پائی جاتی۔

مفکرین کی تعبیرات میں تنقید و تحقیق کی بہت گنجائش موجود ہے۔ قرآن و حدیث سے مترشح ہونے والے نکات کی وضاحت اختصار کے ساتھ کی جائے گی اور مذکورہ بالا تعبیرات کو حقائق کے آئینے میں دیکھا جائے گا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یاجوج ماجوج روسی و یورپی اقوام ہیں تو یہ دعویٰ اس دلیل کی بنیاد پر نا قابل قبول ہے کہ وہ تو ایک جگہ پر نہیں بلکہ مختلف براعظموں میں پھیلے ہیں روس ایشیاء میں اور یورپ میں جبکہ قرآن کا سیاق و سباق صاف طور پر یہ واضح کر رہا ہے کہ یہ دونوں اقوام کسی ایک ہی جگہ پر آباد تھیں اور باہم ملکر دوسری اقوام پر چڑھائی کرتی تھیں جیسا کہ قرآن کی آیت سے واضح ہے: "قَالُوا يَا ذَا

الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا۔"[28]''انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین بے شک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم تیرے لیے خراج نکال دیں تاکہ تو ہمارے لئے ان کے اور ہمارے درمیان ایک دیوار بنادے۔،، مگر اس بات پر یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے یہ کہ عین ممکن ہے کہ اولاً یہ ایک ہی جگہ آباد ہوں مگر بعد میں تعداد کی کثرت کے باعث مختلف براعظموں میں پھیل گئے ہوں مگر یہ اعتراض بھی قابل رد ہوگا اس لئے کہ حدیث میں صراحت ہے کہ وہ دونوں اب بھی سد ذوالقرنین کو کھودنے میں مشغول ہیں اور اس دیوار کے پار قید ہیں اور خروج کے لیے بے چین ہیں بالآخر اذن الٰہی سے اس کو توڑنے میں کامیاب ہو کر یہ تباہی مچائیں گے لہذا یورپ امریکہ کی اقوام تو کسی بھی دیوار کو نہ توڑنے میں مصروف ہیں نہ ہی وہ کسی قید میں بند ہیں کہ جس سے چھوٹنے کے لیے بے تاب ہوں۔

یورپی، روسی اور امریکی اقوام کا ماضی میں ظلم و جبر اور سفاکانہ کردار کو دیکھ کر بھی بعض لوگ ان کے یاجوج ماجوج ہونے پر اصرار کرتے ہیں کہ یورپ نے ایک عرصہ دنیا پر اقتدار جمائے رکھا اور ظلم و ستم کی کئی داستانیں رقم کیں اسی طرح روسیوں نے بھی خوفناک انقلاب بپا کر کے وحشت و بربریت کا بازار گرم کئے رکھا اور موجودہ دور میں امریکہ ہر سیاہ و سفید کا مالک بنا بیٹھا ہے اور ظلم میں کسی سے بھی کم نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ اقوام کی وحشت اور فتنہ و سفاکی سے مجال انکار نہیں لیکن تاریخ شاہد ہے کہ تاریخ میں یک دو نہیں بلکہ بیسیوں ایسی اقوام ملیں گی جنھوں نے ایک سے ایک بڑھ کر بربریت کا بازار گرم کیے رکھا کیا ان سب پر سفاکانہ عمل کی وجہ سے یاجوج ماجوج ہونے کا احتمال ظاہر کیا جائے گا ہر گز نہیں بلکہ قوم کے لیے مطلق حکم لگانے سے قبل احادیث میں موجود مشابہت تامہ کا ہونا ضروری ہے۔اور جہاں تک اس مفروضے کا تعلق ہے کہ منگول وتاتار جیسی اقوام کا وحشیانہ سیلاب پوری قوت سے ہر طرف تباہی پھیلا گیا اور پھر یہ کہ شمال مشرقی ایشیا میں ایسی دیواریں بھی ملتی ہیں کہ جن پر سد ذوالقرنین ہونے کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔اس تصور کے حاملین کئی مفکرین و مفسرین میں جنھوں نے احتمال ظاہر کیا ہے کہ شکل وشباہت کا توافق و تطابق اسی بات کی دلیل ہے۔ لیکن اس حقیقت کو ذہن سے فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ احادیث کے مطابق یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین لازم و ملزوم ہیں اور پھر یہ کہ دیوار ذوالقرنین کے تعین کے لیے لازم ہوگا کہ ان کے بیان بین السدین کے مطابق دیوار دو پہاڑوں کے مابین ہو اور اسکی بناوٹ میں لوہا و تانبا استعمال کیا گیا ہو نہ کہ سیمنٹ و مصالحے کا استعمال ہو پھر اس دیوار کا بانی ذوالقرنین بھی ہو اور دیوار کے پیچھے یاجوج ماجوج کا وجود ملے نہ کہ مسلمان رہتے ہوں اور پھر اس دیوار کو مسلسل کھودا جا رہا ہو اور دونوں اطراف کی آمد ورفت ممکن نہ ہو۔ اگر دیوار چین، دیوار قفقاز اور دیوار ترمذ کا جائزہ لیا جائے تو کسی بھی دیوار

---

[28] القرآن 18:94

کا بانی نہ تو ذوالقرنین ثابت ہوتا ہے چونکہ دیوار چین تو چین کے ایک چینی بادشاہ شیہہ ہوانگ تی نے بنوائی اور پھر یہ دیوار چین دو پہاڑوں کے درمیان نہیں نہ ہی لوہے اور تانبے سے تعمیر کی گئی پھر سب سے اہم دلیل جو اس مفروضے کی تردید کرتی ہے یہ ہے کہ دیوار چین تو چائنہ والوں نے پنی حفاظت کے لیے بنائی تھی جس کے توڑنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔اور جہاں تک دیوار قفقاز کا تعلق ہے تو اس کا بانی کسریٰ انوشیروان) سکندر اعظم اور اسفندیار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن اس دیوار کے سد ذوالقرنین ہونے پر زیادہ احتمال ظاہر کیا گیا ہے اس کا سبب چند وجوہات ہیں جو اس تصور کو وزنی اور کسی حد تک قابل قبول بناتی ہیں۔

1. پہلی وجہ تو یہ کہ دیوار قفقاز دو پہاڑوں کے درمیان ہی ہے۔
2. دوسری وجہ یہ کہ اسمیں واقعتاتانبے اور لوہے کا استعمال کیا گیا ہے
3. تیسری وجہ یہ کہ اس کے بنانے والے کے متعلق قطعی کوئی صریح دلیل نہیں کہ اسکا بانی نوشیروان یا سکندر تھا کیونکہ کئی مورخین نے اسکے بانی کا نام ذوالقرنین ہی بتایا ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں ایک واقعے کا تذکرہ کیا ہے کہ عباسی خلیفہ واثق باللہ نے خواب میں دیکھا کہ دیوار یاجوج ماجوج ٹوٹ گئی ہے چنانچہ اس نے پریشان ہو کر کچھ افراد کے گروہ کو سد ذوالقرنین کی تلاش اور اسکے احوال دریافت کرنے کے لیے بھیجا، اٹھارہ ماہ کے بعد اس گروہ نے آکر یہ رپورٹ دی کہ وہ دیوار تاحال محفوظ موجود ہے اس میں ایک بڑادروازہ ہے جس پر بڑے بڑے تالے لگے ہیں اور یہ دیوار انتہائی بلند و بالا اور مضبوط ہے اس کمیشن نے یہ بھی خبر دی کہ یہ دیوار شمال مشرقی جانب ہے اور ان علاقوں کے بادشاہوں کی طرف سے وہاں پہرے دار مقرر ہیں۔

اگرچہ اس دیوار کے بارے میں دو تین علامتیں مشترک ہیں مگر مشابہت تامہ اسمیں بھی موجود نہیں۔ جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے تو یہ واقعہ بسند صحیح ثابت نہیں اور یہ کہ مورخین اسکو صرف حافظ ابن کثیر کی بنیاد پر یونہی بلاسند نقل کرتے آئے ہیں۔اور خود حافظ ابن کثیر اس واقعے کے متعلق "ذُكِرَانَّ الخَلِيفه وَاثِقْ بِاللهِ بعث" کا لفظ بولا ہے اور ذکر کا صیغہ تو مجہول ہے جو اس واقعے کے ضعف پر دال ہے[29] معجم البلدان کے مؤلف نے بھی اس واقعہ کو نقل کر کے اسکے ضعف پر اشارہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں: "قَدْ كَتَبْتُ مِنْ خَبَرِ السَّدِمَا وَجَدتُهُ فِي الْكُتُبِ وَلَستُ اَقْطَعُ بِصِحَةِمَا اَدَرْتُه"[30] یعنی میں نے سد ذوالقرنین کے متعلق کو جو کچھ کتب میں پایا نقل کر دیا اور انکی صحت کے متعلق میں قطعی کچھ نہیں کہتا۔

---

[29] ابن کثیر ،البدایہ والنہایہ،102:2۔

[30] یاقوت الحموی، معجم البلدان (بیروت: دار الکتب العلمیہ،1864ء)،200:3۔

اس واقعہ کی تضعیف کے علاوہ ایک دوسری دلیل جو دیوار قفقاز کے سد ذوالقرنین ہونے کے احتمال کا بطلان کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آج دیوار اپنی حالت میں موجود نہیں بلکہ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے لہٰذا وہاں سے کوئی یاجوج ماجوج نہ تو ظاہر ہوئے اور نہ ہی عیسیٰ کی بدعا سے وہ مرے جیسا کہ علامہ آلوسی نے بھی روح المعانی میں اس تصور کو کہ دیوار قفقاز ہی سد ذوالقرنین ہے صریحا باطل قرار دیا ہے وہ لکھتے ہیں: "وَهوَ لَمْ يَبْقَ اِلَى الآنِ بَلْ خَرِبَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا بِكَثِيْرٍ"[31] ''اور یہ دیوار تو آج تک موجود نہیں بلکہ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے،،

اور حقیقت یہ ہے کہ اسکا ٹوٹنا اور اس میں سے یاجوج ماجوج کا ظہور متفقہ اور غیر مختلف فیہ امر ہے لہٰذا یہ تاویل بھی باطل ہوئی ہے۔ اور جہاں تک تعلق ہے ترکوں کے یاجوج ماجوج سے اشتباہ کا تو یہ فقط ظاہری شکل وصورت کا تو ہے مگر دیگر تمام علامات ان میں بھی مفقود ہیں اگرچہ حدیث میں بیان کیا گیا ظاہری خاکہ کہ باریک آنکھوں والے، سرخی مائل بالوں والے اور چوڑے چہرے والے گویا کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ اس کی اس سے مطابقت رکھتا ہے مگر جزوی مشابہت ترکمانستانی لوگوں کو یاجوج ماجوج بنانے کے لیے کافی نہیں اور کسی کی شکل وصورت ظاہری دیکھ کر حکم لگا دینا بالکل ایسا ہی کہ جیسے رسول اللہ ﷺ نے عیسیٰ کو عروہ بن مسعود ثقفیؓ اور دجال کو عبدالعزیٰ بن قطن (کافر) کے مماثل ومشابہ قرار دیا لہذا اس سے لازم نہیں کہ آتا کہ عروہ عیسیٰؑ ہیں اور عبدالعزیٰ دجال ہی ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے دیوار برلن کے سد ذوالقرنین ہونے کے تصور کا تو یہ تو قطعی طور پر بے معنی سی بات ہے جو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتی اس لئے کہ قرآن وحدیث سے یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ سد ذوالقرنین قرب قیامت اور آمد مسیحؑ کے بعد گرائی جائیگی اور دونوں چیزیں یہاں مفقود ہیں اور پھر یہ کہ دیوار برلن تو مشرقی ومغربی جرمنی کے مابین ایک معاہدے کے تحت گرادی گئی ہے اور یہاں کوئی قوم ظاہر نہیں ہوئی جس نے آنا فانا دنیا میں فساد مچا دیا ہو نہ ہی وہ دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی تھی نہ لوہے وتانبے سے اور نہ ہی ذوالقرنین نے بنائی بلکہ دیوار برلن پر تو کسی بھی طرح سد ذوالقرنین کا انطباق نہیں ہوتا۔ رہا تاتاری اقوام کے متعلق یہ گمان کہ یہ ہی یاجوج ماجوج ہیں تو اس تاویل کے بھی فاسد ہونے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ امت اس بات پر متفق ہے کہ یاجوج ماجوج کا ظہور علامات کبریٰ میں سے ہے جو قیامت کے انتہائی قریب ظاہر ہوں گی جبکہ تاتاریوں کے خروج کو سات آٹھ صدیاں گزر چکی ہیں تاحال قیامت کا وقوعہ یا کم از کم کسی دوسری بڑی علامت مثلاً دجال، عیسیٰ کی آمد اور ظہور مہدی میں سے کسی کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ پھر اس کے ابطال کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دیوار ذوالقرنین کے گرتے

[31] آلوسی، روح المعانی، 37:16۔

ہی یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے اور تاتدی کسی ایسی دیوار کو توڑ کر نہیں نکلے اور پھر اگرچہ تاتدیوں کی وحشت و بربریت اپنی مثال آپ تھی مگر پھر بھی یہ یاجوج ماجوج کے مقابلے سے ہونے والی تباہی کا عشر عشیر بھی نہیں تھے کیونکہ یاجوج ماجوج تو بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیں گے دریاؤں کے پانیوں اور جانوروں کا خاتمہ تک کر دیں گے۔ اگرچہ اس ضمن میں ہم دیکھتے ہیں کہ امام قرطبیؒ بھی فتنۂ تاتد کو فتنہ یاجوج ماجوج کے مماثل ہی قرار دیتے ہیں نہ کہ حقیقتاً یاجوج ماجوج۔ فتنۂ تاتد اور ان سے پھیلنے والی نسلوں کے متعلق یوں رقمطراز ہیں: "قَدْ خَرَجَ مَنْهُمْ فِي هٰذَا الوَقْتِ أُمَمٌ لَا يُحْصِيْهِمْ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَرُدُّهُم عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى كَاَنَّهُمْ يَاجُوجُ وَ مَاجُوجُ اَوْ مُقَدِّمَتِهِمْ"[32] یعنی اس وقت ان تاتدیوں سے اتنی جماعتیں نکلیں کہ جنکی تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔ اور اللہ کی مدد کے بغیر مسلمانوں کا ان سے دفاع ممکن نہیں تھا گویا یہ یاجوج ماجوج یا ان کا مقدمہ ہوں۔

اور جہاں تک اس تعبیر کا تعلق ہے کہ شمال مشرقی ایشیاء کے وحشی قبائل ہی یاجوج ماجوج ہیں گو کہ ان میں تمام صفات ابھی موجود نہیں مگر ان میں وہ علامات قرب قیامت پیدا ہو جائیں گی جو احادیث میں مذکور ہیں۔ تو اس تاویل کا بطلان اس دلیل کی بنیاد پر ہوتا ہے کہ قرآن وسنت میں کہیں اس بات کی تخصیص نہیں کی گئی کہ یاجوج ماجوج میں فتنہ وفساد کی صفات قرب قیامت ہوں گی بلکہ ان کی صفات کو علی الاطلاق بیان کیا گیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ فتنہ وفساد یاجوج ماجوج کی فطرت ثانیہ اور انکی سرشت میں ودیعت کر دی گئی ہے۔ لہٰذا اس تخصیص کے لیے کوئی واضح دلیل مطلوب ہے اور پھر یہ بھی کہ احادیث میں واضح ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج دیوار کو توڑنے میں مسلسل مشغول ہیں اور دیوار کے کمزور ہوتے ہی وہ اپنا کام کل پر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں مگر اگلے دن سے قبل ہی اللہ اس دیوار کو پھر موٹا کر دیتے ہیں اور یہ عمل مسلسل جاری ہے لہذا اب شمال مشرقی ایشیاء کے قبائل آج قطعی طور پر کسی دیوار کو توڑنے میں مشغول نہیں ہیں اور مزید یہ کہ دیوار کا گرنا اور یاجوج ماجوج کا خروج دونوں ایک ساتھ اور لازم وملزوم ہیں۔ لہذا یہ بات کہنا بلا دلیل ہے کہ قوم تو ظاہر ہو چکی مگر دیوار قرب قیامت گرائی جائے گی۔

علماء کے نقطہ ہائے نگاہ اور محققانہ جائزہ

ابو الکلام آزاد نے اپنی کتاب "اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج" میں احوال یاجوج ماجوج پر بڑی مفصل وطویل بحث کی ہے کہ ان کے خیالات کا ملخص کچھ یوں ہے۔ تمام تاریخی قرائن اس بات پر شاہد ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد صرف ایک ہی

---

[32] محمد بن ابی بکر ابن العربی، **الجامع لاحکام القرآن** (بیروت: دار المعرفہ، 1832ء)، 57:11۔

قوم ہو سکتی ہے اور وہ شمال مشرقی میدانوں کے طاقتور مگر وحشی قبائل جو قبل از تاریخ کا 9ویں صدی مسیحی تک برابر مغرب پر سیلاب کی مانند حملہ آور ہوتے رہے ان کے حملوں کی روک تھام کے لیے چینی بادشاہ ہوانگ ٹی (Huang Ti) نے پندرہ سو میل لمبی دیوار 214 قبل مسیح میں تعمیر کی جو عرصہ دس سال میں پایہ تکمیل کو پہنچی اس دیوار نے منگول قبائل کی تمام تر راہیں مسدود کر دیں لہٰذا ان کا رخ وسط ایشیاء کو مڑ گیا انہی وحشی قبائل کی شاخیں تاریخ میں مختلف ناموں مثلاً سیتھین (Seythian)، تاتار، منگول، میگو، موگ، مے گاگ اور عبرانی میں ماجوج کے نام سے پکاری گئیں اسی طرح چین کی تاریخ میں قدیم قبیلہ یواچی (Yuech-Chi) غالباً انہی اقوام سے تھا۔ انہی میں سے بالآخر بعض قبائل جنوبی ایشیاء و یورپ میں آکر آباد ہوئے اور متمدن زندگی گزارنے لگے جس سے ان کی وحشت اور سفاکی کی صفات میں بتدریج کمی آگئی اور انہی لوگوں میں ہندوستان، ایران و اناتولیہ کے باشندے شامل ہیں لیکن منگولیا کے اصل باشندے اور بحر اسود کے شمالی ساحل اور شمالی یورپ کے قبائل کی وحشیانہ خصوصیات نہ بدلیں۔ یہ سب اقوام فی الحقیقت یاجوج ماجوج کی اولاد و نسل ہیں۔ منگول قبیلہ میں جنم لینے والے وحشی اور خونخوار تاتاری چنگیز خان کا خروج ہی یاجوج ماجوج کا آخری خروج ہے جسکی خبر قرآن میں "حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ" کے تحت دی ہے لہٰذا معلوم ہوا اقوام یورپ اور ہندوستانی اقوام سب یاجوج ماجوج کی آل اولاد ہیں یاجوج ماجوج کے بعض قبائل کی توطن واقامت گزینی کی زندگی کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ انکی نسلوں میں وحشیانہ صفات کم سے کم تر ہوتی چلی گئیں۔ وسط ایشیاء کی جانب بڑھنے والے ان وحشی قبائل میں سے کچھ یورپ اور کچھ پنجاب کی طرف آکر آباد ہوئے اور یہی آرین نسل سے پکارے گئے یہ گروہ خاصی مہذبانہ زندگی گزارنے کی وجہ سے نرمی و لطافت جیسے خصائص کا حامل ہوا جبکہ دوسروں کی بربری صفات جوں کی توں رہیں۔ اناتولیہ تک پہنچنے والے قبائل ہٹی کے نام سے پکارے گئے اور انہی کو تورات کی کتاب پیدائش میں حتیؔ کہا گیا ہے اور جو قبائل فارس و میڈیا میں آکر بس گئے وہ ایریانہ کے نام سے موسوم ہوئے یہی بالآخر ایران بنا اور یورپ میں بسنے والے فرانگ، اونڈال، ٹیوٹان اور ہن کے نام سے مشہور ہوئے۔ چین کی تاریخ میں انہی کو Hiung-Na ہیونگ نہ کہا گیا جو بالآخر ہن ہوا اس طرح سد ذوالقرنین کے متعلق مولانا کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ یہ دیوار بحر خزر کے مغربی ساحل سے ہوتے ہوئے آزربائیجان اور دربند شہر کے مغرب کی طرف کاکیشیا (قفقاز) کے اندرونی حصوں کی جانب درہ داریال میں واقع ہے جو (Darial Pass) کے نام سے معروف ہے اور موجودہ عالمی نقشہ میں اس کا محل VladiKeukez میں دکھایا گیا ہے۔ اس مقام کو عرب جغرافیہ دان دربند اور باب الابواب کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یہاں پر ایک قدیم دیوار موجود ہے جس کو ارمنی روایتوں میں آہنی دروازہ کے نام سے پکارا گیا اور حیران کن طور پر اس کی تعمیر

میں آہنی تختیوں سے ہی کام لیا گیا ہے جیسا کہ قرآن نے ذکر کیا ہے۔ اور پگھلے ہوئے تانبے کے اوپر بہائے جانے کے بھی آثار ملتے ہیں اور پھر دو پہاڑوں کی دو چوٹیوں کے درمیان ہے جو قرآنی تصریح "بین الصدفین" کے عین مطابق ہے اور جارجیا میں اسے آہنی دروازہ کے نام سے پکارا گیا ہے اور ترکی میں اسے کا ترجمہ دامر کپو مشہور ہو گیا۔ یہ خصوصیات کسی اور دیوار پر صادق نہیں آتیں اور یہی وہ سد ذوالقرنین ہے جو ایرانی بادشاہ سائرس (عبرانی فورس، پارسی گورش اور عربی کیخسرہ کے نام سے 559 قبل مسیح میں معروف ہوا)[33] نے بنوائی۔ ابوالکلام کی بحث سے جو باتیں سامنے آتی ہیں انکا ملخص یہ ہے۔

مولانا کی بحث اور تحقیق کے ماخذ و مصادر صرف قرآن، تاریخ اور بائیبل ہیں۔ ان کے تصورات و نظریات سے کم از کم یہ مترشح ہوتا ہے کہ مولانا اس ضمن سے حدیث کو قطعی معیار نہیں سمجھتے اس لیے کہ ساری بحث کسی ایک بھی حدیث کے ذکر سے خالی ہے جبکہ بہت سی احادیث صحیح میں یاجوج ماجوج کے کئی واضح اوصاف ملتے ہیں جو کہ مذکورہ بالا بحث کے اخذ کردہ نتائج کے موافق نہیں ہے۔

اگرچہ تمام بحث میں مولانا نے جزوی صفات مثلاً آہنی دیوار اور یہ کہ خونخوار اور وحشی اقوام کو تو مدنظر رکھا مگر حدیث میں مذکور اس بات سے قطعی صرف نظر کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کا خروج حضرت عیسیٰ کے بعد حتیٰ کہ دجال کے فتنہ کے خاتمے کے بعد ہوگا اور بالآخر عیسیٰ خود بھی مقابلے کی تاب نہ رکھیں گے اور کوہ طور پر اہل ایمان کی معیت میں ان کے خلاف بددعا کریں گے جس سے ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا اور اس سے انکا خاتمہ ہوگا۔ مولانا ابوالکلام کی بحث کے نتائج کو تسلیم کرنے سے یہ لازم ہوگا کہ مسیح کی آمد ثانی کو بھی ظہور دجال اور اس کے خاتمے کا بھی واقع ہو جانا تسلیم کر لیا جائے حالانکہ مسیحؑ کی آمد ثانی پر تمام مسلمانوں کا مضبوط اعتقاد ہے کہ یہ پیشگوئی ابھی پوری ہونا باقی ہوگی۔ معلوم ہوا جزوی مشابہت کو بنیاد بنا کر حکم لگانا درست نہیں بلکہ من کل الوجوہ صفات میں اشتراک پایا جانا لازم ہے اور پھر وسط ایشیاء میں یورپ اور بلاد ہند کے تمام مسلمانوں، غیر مسلموں پر یاجوج ماجوج کا اطلاق کر دینا قطعی بعید از قیاس ہے۔

ابوالاعلی مودودی کا نقطہ نظر

ابوالاعلی مودودی نے تفہیم القرآن میں سورۃ الکہف اور سورۃ الانبیاء کی ذیل میں یاجوج ماجوج کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمایا جس کا ماحصل یہ ہے:

[33] ابوالکلام آزاد، **اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج** (لاہور: نگارشات، 2006ء)، 109-123۔

قریب قریب متحقق ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد روس، شمالی چین کے تاتدی، منگول، ہن اور سیتھین کے ناموں سے معروف قبائل ہیں۔ نیز یہ کہ قفقاز کے جنوبی علاقہ میں دربند اور داریال میں تعمیر کیے گئے استحکامات کے ضمن میں واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہی سد ذوالقرنین ہے یا نہیں اسی طرح دیوار چین پر بعض مسلمان مورخین اور جغرافیہ نویس بھی سد ذوالقرنین کا اطلاق کرتے آئے ہیں۔ اور قرآن میں بیان کردہ دیوار کی کیفیت کے آثار اب بھی وہاں موجود ہیں اور یہ کہ قرب قیامت دونوں اقوام لازم نہیں کہ لوگوں پر ہی خروج کریں بلکہ عین ممکن ہے کہ باہم لڑ پڑیں اور پھر ان کی لڑائی عالمگیر فساد کا موجب بن جائے۔[34]

قرآن میں ان کے خروج کے ساتھ ہی واقترب الوعد الحق کے لفظ سے واضح ہوتا ہے کہ یورش انتہائی اواخر ایام میں ہوگی اور اسکے جلد بعد ہی قیامت ہوگی اور اس کی موئید وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے انتہائی قریب یاجوج ماجوج کی یورش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "كَالحَامِلِ المُتِمّ لَايَدْرِى اَهلُها مَتىٰ تَفْجُوهمْ بِولَدِها لَيْلًا اَوْنَهارًا۔"[35]

یعنی پورے پیٹ کی حاملہ کہ جس سے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب بچہ جن دے رات یا دن۔ حیران کن امر ہے کہ بیشتر مفسرین علماء و مفکرین سب یاجوج ماجوج کا اطلاق منگول تاتاد کے وحشی قبائل پر ہی کرتے ہیں شاید اس کا سبب یہ کہ اسرائیلی روایات اور بائبل میں موجود کتاب یسعیاہ میں مذکورہ ان اقوام کی تصریح روش، مسک اور توبال کے نام سے اس کی تائید کرتی ہے۔ مگر جزوی مشابہت وانطباق سے قطعی طور پر ایسا حکم لگانا مناسب نہیں جب تک من کل الوجوہ اشتراک واشتباہ ثابت نہ ہو۔ کیونکہ نہ تو یہ اقوام آج کسی دیوار کو کھودنے میں مشغول ہیں کہ خروج کو بے تاب ہوں بلکہ دنیا میں سفر کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں اور نہ ہی دربند داریال کے استحکام آج صحیح موجود ہیں بلکہ مذکورہ دیواریں سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں اور ان کے عقب کوئی قوم ایسی نہیں پائی گئی اور دیوار چین تو خود چینیوں نے اپنی حفاظت کے لیے بنائی تھی تو کیا خود ہی وہ اسکو توڑ ڈالیں گے ؟

سید قطب شہید کی رائے

معروف زمانہ تفسیر فی ظلال القرآن میں سید قطب شہید کے یاجوج ماجوج کے متعلق افکار کا خلاصہ یوں ہے: "قرآن میں مذکورہ فَاِذَا جَا وَعْدُ رَبِّی جَعَلَها دَکّآ زمانے کی تحدید نہیں کرتا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اسی طرح یہ نص حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوجُ وَ مَاجُوجُ وَهمْ مِنْ کُلِ حَدَبٍ يَنْسِلُونْ بھی کسی وقت کی تحدید نہیں کرتی لہذا یاجوج ماجوج کا خروج وہی مغلوں اور

---

[34] ابوالاعلی مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور: ترجمان القرآن، 2007ء)، 3:44۔

[35] محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی، **السنن**، کتاب الفتن، باب فتنہ الرجال (الریاض: دار لسلام، 2000)، حدیث نمبر: 4081، 2725۔

تاتاریوں کا خروج تھا جس نے مشرقی ممالک کو تہ و بالا کر دیا۔"[36]سید قطب کے نزدیک خروج کا کوئی دور نصوص شرعیہ میں مذکور نہیں حالانکہ صحیح احادیث گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہیں کہ ان کا خروج عیسیٰ کے بعد اور خاتمہ دجال کے بعد ہو گا۔اور ان کا خاتمہ بھی مسیحؑ کی بددعا سے ہو گا۔اور یہ حقیقت معلوم شدہ ہے کہ نہ ہی ابھی ظہور مسیح ہوا اور نہ ہی دجال کی آمد لہذا یہ تاویل بھی احادیث وقرآن کی روشنی میں باطل ہے۔

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار کا تبصرہ

یاجوج ماجوج کی نسبت بائبل کا غیر تاریخی بیان یہ ہے کہ ماجوج یافث کا بیٹا اور نوح کا پوتا تھا اور یہی یافث ترک اور یاجوج ماجوج کا باپ بھی ہے حزقی ایل کے مطابق یاجوج کو ماجوج کی سرزمین کا باشندہ اور روش (روس) اور مسک (ماسکو) کا سردار بتایا گیا ہے گویا معلوم ہوا ماجوج وروس کی سرحدیں ملتی ہیں اور یہ حضرت عیسیٰ سے ساڑھے پانچ سو سال پہلے کا بیان ہے بعد میں یاجوج ماجوج کی آبادیاں الگ ہو گئیں الادریسی نے یورپی روس کے جو نقشے بنائے ہیں ان میں یورپی روس کا شمالی حصہ یاجوج کا ملک ظاہر کیا گیا ہے۔اس حصے کے نیچے ماسکو، روس اور دوسرے قبائل کی آبادیاں ہیں جو بلغار اعظم تک مسلسل چلی گئی ہیں اور بلغار اعظم کا علاقہ کا کیشیا اور بحر خزر کے اوپر تھا ادریسی نے نقشے میں تمام اقوام کے نام لکھے ہیں اور اس نے یاجوج کے ملک ایشیائی روس میں سائبیریا کو بتایا ہے جو کوہ یورال میں مشرق کی طرف سمندر کے کنارے کنارے چلا جاتا ہے اور اس سمندر کا نام Nordense Koild Sea ہے قصہ مختصر یہ کہ اس سے مراد جنگجو اور شمالی طاقتور قومیں مراد لی گئی ہیں رہی بات کہ سد کہاں واقع ہے تو اس ضمن میں البیرونی نے یہ رائے لکھی ہے کہ یہ سد دنیا کے شمال مغربی حصہ میں ہے اور یہ رائے ابن خردازبہ کی کتاب المسالک والمما لک میں اس مذکور واقعہ کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے کہ جو واثق باللہ نے ایک مہم سد کی تلاش میں بھیجیں جس کی واپسی سمرقند کے سامنے سے ہوئی الادریسی نے چھٹی صدی کے وسط میں نزھۃ المشتاق فی افتراق الآفاق لکھی اور عالمی نقشہ بنایا جس میں سد ذوالقرنین کو "کردع" کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے اس صورت میں یہ دیوار (Tundra) تندرا ثابت ہوتی ہے جو یورپ و ایشیا کے برفانی نشیبی علاقوں میں کہیں آباد تھی روسی میں تندرا دلدلی میدان کو اسی طرح عربی میں تندرا کے معنی الطین والماء کے ہیں گویا دونوں کا مفہوم دلدلی میدان ہی ہوا۔[37]

---

[36] سید قطب، **فی ظلال القرآن** (لاہور: اسلامی اکادمی، 1990ء)، 4:437۔

[37] **اردو دائرہ معارف اسلامیہ**، بذیل یاجوج ماجوج (لاہور: جامعہ پنجاب، 1938ء)، 23:228۔

جاوید احمد غامدی کا نقطہ نظر

جاوید غامدی نے اقوام یاجوج ماجوج کے متعلق اپنے تصورات ''ماہنامہ اشراق''میں قلمبند کیے ہیں۔ان کی رائے میں روس اور امریکہ ہی یاجوج ماجوج ہیں اور سد ذوالقرنین دیوار برلن ہی تھی جو ٹوٹ گئی جسکے بعد یاجوج ماجوج (امریکہ وروس) باہم ملے اور روس میں اشتراکیت کا خاتمہ ہوا اور حزقی ایل کے ابواب 38,39 میں انہی دونوں امریکہ وروس کا ذکر ہے قدیم زمانے میں یہی لوگ یورپ اور آسٹریلیا میں آباد ہوئے اور اب دنیا کے سارے پھاٹک انہی کے قبضے میں ہیں[38]

غامدی کے نقطہ نظر کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو قرآن وحدیث کے بہت سے نصوص کا ابطال لازم آئیگا اس لیے کہ گزشتہ صفحات میں مذکور تین احادیث میں یہ بات گذر چکی کہ سد ذوالقرنین کا گرانا دجال اکبر اور امام مہدی اور عیسیٰؑ کی آمد کے بعد ہوگا دنیا میں صرف مسلمان اور حضرت عیسیٰ ہی باقی رہ جائیں گے کہ جب یاجوج ماجوج سد کو گرا کر اودھم مچائیں گے اور عیسیٰ کی بددعا سے ان کا خاتمہ ہوگا جبکہ دیوار برلن کو مشرقی ومغربی جرمنی کے مابین ایک معاہدے کے تحت گرایا جاچکا ہے اور یہ معاہدہ تو صلح کا تھا جبکہ نصوص شرعیہ میں تو واضح طور پر اس سد کے گرنے پر فساد اور بدامنی شروع ہوگی نہ کہ امن اور پھر برلن کا بانی تو ذوالقرنین قطعاً نہ تھا نہ یہ دو پہاڑوں کے درمیان نہ اس میں لوہا اور تانبا چنا گیا اور نہ ہی اسے یاجوج ماجوج کے خوفناک حملوں سے حفاظت کے پیش نظر بنایا گیا معلوم ہوا دیوار برلن تو کسی صورت بھی سد ذوالقرنین پر منطبق نہیں ہوتی اور حقائق کی روشنی میں یہ تاویل تو فاسد تاویلات میں سے بدترین قرار پاتی ہے۔

وحیدالدین خان کی توجیہ

مولانا اپنی مشہور زمانہ کتاب *The Alarm of Doomsday* میں فتنہ یاجوج اور ماجوج کا انطباق معاصر مغربی اقوام اور ان کی اقوام عالم پر تہذیبی فتح اور کرہ ارض پر ان کے وسائل اور ذرائع کے ساتھ کرتے ہیں۔اس ضمن میں وہ مسند احمد میں مذکور ابوسعید خدری کی طویل حدیث سے جو نکات اخذ کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے بعد عالم پر وہ اثرات جو ہمیں بتدریج دکھائی دے رہے ہیں وہ اسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں مثلاً معاشی دنیا میں ایک بڑا Economic explosion جو ہم دیکھ رہے ہیں اسکا مکمل طور پر انحصار ودار ومدار اقوام مغرب کی قوت پر ہے۔وہ تمام تر عالمی وسائل پر گویا قابض ہو چکے ہیں رہا یاجوج ماجوج کا تمام تر دریاوں کا پانی پی جانا اغلباً پٹرول کے ذخائر پر

---

[38] جاوید احمد غامدی،**ماہنامہ اشراق** (لاہور: اشراق،2007ء)،7-4۔

قبضہ کی نشاندہی کرتا ہے جس کا بڑا حصہ مشرق سے نکلتا ہے مگر صرف مغرب میں ہوتا ہے اس طرح اقوام مغرب مکمل طور پر اس مشرقی خزانہ پر قابض دکھائی دیتی ہیں پانی پی جانے کے بعد ان کا آسمان کی طرف متوجہ ہونا خلائی راکٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے اقوام مغرب کئی خلائی راکٹ زمین کے جیسے سیارے کی تلاش میں بھجوار ہی ہیں۔

یاجوج ماجوج کا ہر طرف سے چھوٹ پڑنا(وهم من كل حدب ينسلون)واضح کرتا ہے کہ وہ خدا کے ایک عظیم منصوبہ کے تحت ہی ہوگا یہ ایک غیر معمولی تاریخی حقیقت ہے کہ یاجوج ماجوج کی نسل میں غیر معمولی روح کا آجانا کہ فطرت کے حیران کن حقائق کا اظہار ہے کہ جس کی مثال دنیا میں پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی ہو گی اسی کا نتیجہ ہو گا کہ یاجوج ماجوج سائنسی و صنعتی ایسا انقلاب بپا کریں گے جو تصور تک نہ کیا گیا ہو گا۔ دجال بھی انہی سائنسی چیزوں کے منفی استعمال کے تحت ایک بڑے فریبی کی صورت میں ظاہر ہو گا اس طرح نسل انسانی میں پہلی مرتبہ مرکز عبادت خدا کی بجائے یہ صنعتی انقلاب ہو گا جس میں سارے وسائل ہوتے ہوئے بھی انسانوں کا استحصال کیا جائے گا یہ وہی حقیقت ہے جسکی طرف اشارہ سنن ابن ماجہ کی کتاب الفتن میں ملتا ہے کہ زمیں اپنے سارے ذخائر اگل دے گی۔[39]

نتائج بحث وسفارشات

ادلۂ شرعیہ کی روشنی میں اگر صرف اس نقطے پر نظر مرکوز کرلی جائے کہ سد ذوالقرنین اور یاجوج وماجوج میں باہم چولی دامن کا ساتھ ہے اور وقت موعود تک دونوں مجتمع ہیں اور یاجوج ماجوج روز بروز اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ان صورتوں میں ہمیں دنیا میں اس وقت اس پیشگوئی کے حتمی انطباق کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی آج کوئی قوم ہماری نظر میں نہیں جو کسی دیوار کو مسلسل کاٹنے اور گرانے میں مشغول و مصروف ہو اور پھر کوئی دیوار بھی ایسی نظر نہیں آتی جو دیوار ذوالقرنین کہلا سکے۔ یہاں سے ایک اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے دیوار کا کاٹنا استعاراتی و تمثیلاتی ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی پیشگوئیوں کے استعاراتی ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں لیکن یہ ایک ایسا اشتباہ ہے جو قطعی بے بنیاد ہے وہ اس لیے کہ آج تک امت میں سے کسی نے بھی دیوار سے استعارہ مراد نہیں لیا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ یہ اجماعی حقیقت ہے جو قرآن نے بالتصریح سورۃ الکہف میں بیان کر ڈالی اور جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گزری ہوئی اس حدیث کی روشنی میں بھی یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے دیوار ذوالقرنین دیکھنے کی تصدیق کی۔ یاجوج ماجوج کے منصہ شہود میں

[39] Maulana Waheed-ul-Din, "YajoojMajooj", http://www.al-bayaan.com/wp-content/uploads/books/doomsday/index.html#17/, accessed on June 15, 2012.

آنے میں تاخیر سے یہ قطعاً مناسب نہیں کہ ہم خواہ مخواہ سینہ زوری سے کسی قوم پر اس کا انطباق کر ڈالیں جیسا کہ ہم گذشتہ صفحات میں لکھ چکے ہیں کہ کئی مسلم محققین بھی یاجوج ماجوج کو اہل بائبل کے اثر سے خاصے متاثر ہو کر ان کی پیروی میں اسی قسم کی بے دلیل چیزیں پیش کرنے پر مصر ہیں۔

یہاں ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ آج جدید ترین ٹیکنالوجی کے دور میں کسی بھی مضبوط ترین پہاڑ یا چٹان کو توڑنا اور رستے سے ہٹانا کوئی دشوار کام نہیں رہا لیکن یاجوج ماجوج کہ جن کا احادیث میں بلا ناغہ دیوار کو توڑنے میں مشغول رہنا مذکور ہے اور یہ کہ وہ وقت موعود سے قبل کبھی اس کو گرانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس واضح ترین علامت کی کیا توجیہ پیش کی جائے گی! آج نیوکلئیر اور ایٹمی مواد سے سخت سے سخت لوہا بھی بآسانی پانی کی طرح پگھل سکتا ہے تو کیا جن اقوام کو یاجوج ماجوج ثابت کرنے پر اصرار ہے وہ آج جدید ایٹمی ٹیکنالوجی سے تہی دامن ہیں؟ کیا ان کے علاقوں میں پہاڑوں اور چٹانوں کو کاٹ کر راستے نہیں بنائے گئے؟ سخت ترین چٹان بارود سے ریزہ ریزہ کی جاسکتی ہے اور روس جو قریباً 25 سال تک دنیا کی سپر پاور بنا رہا کیا روس کے دور عروج میں اور حتیٰ کہ آج بھی نیوکلیائی مواد کی کمی ہے؟ پھر ان علاقوں میں وہ کونسی دیوار ہے جس کو توڑنے میں کامیابی نہیں ہو رہی اور جیسا کہ گذشتہ گزری ہوئی احادیث میں صراحتاً یہ بات موجود ہے کہ خروج یاجوج ماجوج، ظہور مہدی اور خروج دجال کے بعد ہو گا تو کیا جو مفکرین روس و چائنہ وغیرہ کو ہی یاجوج ماجوج قرار دینے پر مصر ہیں وہ اس کی کیا تاویل پیش کریں گے حالانکہ امت کا اتفاق ہے کہ امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔